واعظ الجمعہ
اُمّتِ مسلمہ کی نشاۃِ ثانیہ
اور
علماء کا کردار
مدیر
ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی
معاونین
مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی
مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری
www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

اُمّتِ مسلمہ کی نشاۃِ ثانیہ اور علماء کا کردار

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

اُمّتِ مسلمہ کی نشاۃِ ثانیہ اور علماء کا کردار

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

اُمّتِ مسلمہ کی نشاۃِ ثانیہ (Renaissance) سے مُراد

حضراتِ گرامی قدر! دینِ اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے، اس میں ہر شعبۂ زندگی سے متعلّق واضح بنیادی اُصول وقوانین موجود ہیں، جن پر عمل پیرا رہتے ہوئے نا صِرف دنیا میں ایک کامیاب زندگی گزاری جاسکتی ہے، بلکہ اپنی آخرت کا بھی بہترین سامان کیا جاسکتا ہے۔ اللہ، رسول اور آخرت پر ایمان، اسلامی اَحکام کی اَساس ہے، اسی اَساس پر مُصطفی جانِ رَحمت ﷺ اور خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے "ریاستِ مدینہ" کی وہ شاندار عمارت تعمیر کی، جس کی بدَولت اُمتِ مسلمہ نے ایک ہزار ۱۰۰۰ سال تک اَقوامِ عالَم پر شاندار انداز میں حکمرانی کی، اور دنیا کو عدل وانصاف، علم وآگاہی اور امن وسکون کا گہوارہ بنائے رکھا، اسی دَوران مسلمان اپنی

بے عملی کے سبب اِسلامی تعلیمات سے دُور ہو کر پَستی وزَوال کی گہرائیوں میں گرتے چلے گئے، جبکہ کُفّار و مشرکین غالب آتے گئے، حتیٰ کہ آج نَوبت یہاں تک آپہنچی کہ مسلمان دنیا میں سب سے مظلوم اور محکوم قوم بن چکے ہیں، دنیا کے مختلف ممالک میں مسلمانوں پر ظُلم وستم ہو رہا ہے۔ انہیں اسلامی اَحکام پر عمل کے سبب تنگ نہ کیا جاتا ہے، مسلمان عورتوں کی عَصمت دَری کے واقعات بڑھتے جارہے ہیں، انہیں دہشتگردی اور قتل وغارتگری کا نشانہ بنایا جارہا ہے، ان کی جان سے پیارے نبی ﷺ کے گستاخانہ خاکوں کی مُنظّم سازشیں کی جارہی ہیں۔

میرے محترم بھائیو! ظُلم وسِتم کے ایسے پہاڑ ٹوٹنے اور زوال کا شکار ہونے کے بعد، اپنی عَظمتِ رَفتہ کی بحالی، عُروج اور اِسلامی تعلیمات کے نفاذ واِحیاء کے لیے، از سرِنَو کوشش کرنے کا نام ہی "نشاۃِ ثانیہ" (Renaissance) ہے۔

دینِ اسلام کا بنیادی مقصد اور دنیاوی غلبہ و عُروج

برادرانِ اسلام! دینِ اِسلام محض دنیاوی ترقی اور عروج نہیں چاہتا، اس کا بنیادی مقصد مادّی اشیاء، یعنی گاڑی بنگلہ، بینک بیلنس (Bank Balance)، مال ودولت، نت نئی اِیجادات اور مُعاشی وسائنسی ترقی ہرگز نہیں ہے، بلکہ دینِ اسلام ہمیشہ دنیا پر آخرت کو ترجیح دیتا ہے، اس کے نزدیک اُخروی کامیابی ہی حقیقی اور دائمی کامیابی ہے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ پر پختہ ایمان رکھتے ہیں، اور آخرت کو دنیا پر ترجیح دیتے ہیں، دینِ اسلام آخرت کے ساتھ ساتھ انہیں دنیا میں بھی عظمت، شان اور اَقوامِ عالَم پر غلبہ عطا فرماتا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ

﴿مُّؤۡمِنِيۡنَ﴾(۱) "تمہی غالب آؤ گے اگر ایمان رکھتے ہو!"۔ یعنی اگر ہم اللہ رب العالمین کی طرف سے فتح ونصرت کے ذریعے اَقوامِ عالَم پر غَلبہ چاہتے ہیں، تو ہمیں کامل مؤمن بننا ہو گا، اور دینِ اسلام کی تعلیمات پر بھرپور عمل کرنا ہو گا۔

اُمّتِ مسلمہ کے زوال کے چند اَسباب

عزیزانِ گرامی قدر! اُمّتِ مسلمہ آج جن حالات وواقعات سے دوچار ہے، وہ ہر ذی شُعور مسلمان کے لیے ایک لمحۂ فکریہ ہے، ہر شعبۂ زندگی میں مسلمانوں کی پَستی وزوال کو دیکھ کر دل نہایت افسردہ ہو جاتا ہے، ایک وقت وہ تھا کہ جب مسلمان تہذیب وثَقافت کے علمبردار تھے، اُن کی درسگاہیں علم وحکمت کے نُور سے جگمگا رہی تھیں، مسلمان کئی صدیوں تک دنیا کی مضبوط ترین حکمران اور فاتح قوم کے طَور پر نمایاں رہے، لیکن جیسے جیسے مسلمان قرآن وسنّت کے اَحکام سے دُور ہوتے گئے، ذِلّت ورُسوائی اُن کا مقدّر بنتی چلی گئی، رَفتہ رَفتہ فرائض وواجبات میں کوتاہی برتنے کا سلسلہ عام ہوا، پھر شفقت ومحبت، اُخوّت وبھائی چارہ اور باہمی ہم آہنگی کا خاتمہ ہوتا گیا، نفرتوں اور کَدورتوں نے ہر سُو ڈیرے ڈال لیے، رنگ ونسل اور ذات پات کی بنیاد پر قتل وغارتگری اور جھگڑے عام ہو گئے، مسلم مُعاشروں میں شراب وکباب، ناچ گانا، سُود، جُوا، شراب نوشی، خِیانت ووعدہ خلافی، بداَخلاقی وبدتہذیبی کے ناسُور نے رہی سہی کسر بھی نکال دی، خلافتِ راشدہ کے بعد ہم مسلمانوں کا سیاسی نظام پہلے

---

(۱) پ ٤، آل عمران: ١٣٩.

ہی پٹڑی سے اُتر چکا تھا، لیکن بعد ازاں جب ہمارے علماء کو ایک منظّم پروپیگنڈہ کے تحت سیاست سے الگ کر کے محراب و منبر تک محدود کر دیا گیا، تب اس چیز نے مسلمانوں کے خلاف دو دَھاری تلوار کا کام کیا، جس کا نقصان یہ ہوا کہ اُمّتِ مسلمہ روز بروز پَستی اور زوال کی گہرائیوں میں گرتی چلی گئی۔

نشاۃِ ثانیہ کے لیے ممکنہ لائحہ عمل اور اِقدامات

حضراتِ ذی وقار! اُمتِ مسلمہ کی نشاۃِ ثانیہ کے حوالے سے اگر ہم واقعی سنجیدہ ہیں، اور یہ چاہتے ہیں کہ مسلمان قوم اپنا کھویا ہوا مقام اور شان وعظمت دوبارہ حاصل کرلے، تو ہمیں ایک متفقہ لائحہ عمل اپنا کر اس پر مضبوطی سے عمل کرنا ہوگا، اس حوالے سے چند تجاویز اور اِقدامات پر عمل بے حد مفید رہے گا ان شاء اللہ:

(ا) اُمتِ مسلمہ کی نشاۃِ ثانیہ کے حوالے سے، ایک اہم اور مؤثر ہتھیار مسلمانوں کا باہمی اِتحاد واِتفاق ہے، دینِ اسلام اتحاد واتفاق اور یکجہتی کا دَرس دیتا ہے، اتحاد کی بے شمار برکتیں ہیں، اتفاق واتحاد کی بدَولت اِنفرادی، فکری، مُعاشَرتی، اقتصادی، علمی وفنّی اور سائنسی قوّت میں یکجہتی ملتی ہے، باہمی تعلّقات مضبوط ہوتے ہیں، اور ہم آہنگی کی بہترین فِضا قائم ہوتی ہے۔

اتحاد ہر طرح کی سعادت وبھلائی کی بنیاد، انسانیّت کی تعمیر وترقی کا سُتون، مُعاشی ومُعاشَرتی کثیر فوائد، کسی بھی ملک وقوم کے لیے راحت وسکون، ترقی وکامیابی کا ذریعہ، اور ایک عظیم وعمدہ نعمت ہے۔ خالقِ کائنات عَزَّوَجَلّ نے اتحاد کا حکم دیتے

ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا﴾[1] "سب مل کر اللہ کی رَسّی مضبوط تھام لو، اور آپس میں فرقوں میں مت بٹ جانا!"۔ یعنی دِینِ اسلام کے اصول وقواعد اور اللہ ورسول کے فرامین پر عمل پیرا رہنا ہے؛ کیونکہ اتفاق وہی اچھا ہے جو اللہ ورسول کی اِطاعت پر کیا جائے، ان کا راستہ چھوڑ کر اتفاق اتفاق نہیں، بلکہ کمزوری وبدبختی ہے!۔

عزیزانِ مَن! امّتِ مسلمہ کی عظمتِ رفتہ کی بحالی اور نشاۃِ ثانیہ کے لیے تمام مسلمانوں کو چاہیے، کہ اپنے باہمی اختلافات بھلا کر، اتفاق واتحاد کی لڑی میں جُڑ جائیں، کفّار کے آلۂ کار بن کر، کہیں بھی مسلمانوں کے خلاف کسی بھی قسم کی کاروائی میں شریک نہ ہوں، بلکہ جہاں کہیں مسلمانوں پر حملہ ہو تو تمام مسلمان مل کر ان کی مدد کریں، ہمارے کسی بھی مسلمان ملک یا مسلمان بھائی کو کوئی تکلیف، پریشانی یا کوئی بھی مصیبت پیش آئے، تو دنیا بھر کے تمام مسلمان اور مسلم ممالک اسے اپنی تکلیف تصوّر کریں؛ کہ مسلمان سب ایک جان کی مانند ہیں، حضرت سیّدُنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «المُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ، يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضاً» "مسلمان مسلمان کے لیے ایک عمارت کی طرح ہے، جس کا ایک

---

(١) پ٤، آل عمران: ١٠٣.

حصہ دوسرے کے سہارے مضبوط رہتا ہے"۔رَحمتِ عالمیان ﷺ نے یہ فرماکر، اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں، ایک دوسرے میں پیوست کرکے اشارہ فرمایا(۱)۔ ؎

حرمِ پاک بھی، اللہ بھی، قرآن بھی ایک کچھ بڑی بات تھی، ہوتے جو مسلمان بھی ایک

(۲) امّتِ مسلمہ کی نشاۃِ ثانیہ کے حوالے سے دوسرا اہم نکتہ یہ ہے، کہ تمام اسلامی ممالک کے سربراہان اپنے اپنے ملک میں اسلامی نظامِ حکومت کا نفاذ کریں، اپنی اپنی عوام کی دینی وسیاسی تربیت کا اہتمام کریں، انہیں اسلام دشمن قوّتوں کے ناپاک عزائم اور درپیش عالمی چیلنجز سے آگاہ کرکے، اتحادِ امت کی ضرورت کا احساس دلائیں، اس حوالے سے اسکول، کالجز، دینی مدارس اور مساجد کو تربیتی مراکز کے طَور پر استعمال کرنا زیادہ مفید رہے گا۔

(۳) اُمتِ مسلمہ کو درپیش خطرات سے نپٹنے کے لیے مشترکہ لائحہ عمل تشکیل دیا جائے۔ اس سلسلے میں اسلامی ممالک باہمی طور پر دفاعی معاہدے کریں؛ تاکہ کفّار ومُشرکین ان مُعاہدوں کے باعث خائف رہیں، اور کسی کو کسی اسلامی ملک پر حملہ کرنے کی جرأت نہ ہوسکے۔ اس کے علاوہ ہر اسلامی ملک اپنے اپنے شہریوں میں جہاد کا جذبہ پیدا کرکے، انہیں دین وملّت کے دِفاع کے لیے تیار کرے، نیز ملکی آئین میں تبدیلی کرکے ہر شہری کے لیے جنگی تربیت کو لازم قرار دے!۔

---

(۱) "صحيح البخاري" باب نصر المظلوم، ر: ٢٤٤٦، صـ٣٩٤.

(۴) اُمتِ مسلمہ کی نشاۃِ ثانیہ کے حوالے سے ایک اہم اور ضروری اِقدام یہ بھی ہے، کہ اسلامی ممالک باہمی تجارت اور لین دین کو فروغ دیں؛ تاکہ ان کی معیشت بہتر ہو، اور وہ مزید ترقی کر سکیں۔ عالمِ اسلام کے عظیم مفکّر ومدبّر، اور ماہرِ مُعاشیات واقتصادیات، امامِ اہلِ سنّت، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مسلمانوں کو مُعاشی پسماندگی سے نکلنے کی تدبیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "(مسلمان) اپنی قوم کے سوا کسی سے کچھ نہ خریدتے، کہ گھر کا نفع گھر ہی میں رہتا، اپنی حرفت (پیشہ) وتجارت کو ترقی دیتے، کہ کسی چیز میں کسی دوسری قوم کے محتاج نہ رہتے!۔

تونگر (مالدار) مسلمان اپنے بھائی مسلمانوں کے لیے بینک کھولتے، سُود شریعت نے حرامِ قطعی فرمایا ہے، مگر دیگر سَو ۱۰۰ طریقے نفع لینے کے حلال فرمائے ہیں، جن کا بیان کتبِ فقہ میں مفصَّل ہے، ان جائز طریقوں پر نفع بھی لیتے کہ انہیں بھی فائدہ پہنچتا، اور ان کے بھائیوں کی بھی حاجت بَر آتی، اور آئے دن جو مسلمانوں کی جائیدادیں (ہندو) بنیوں کی نذر ہوئی چلی جاتی ہیں، ان سے بھی محفوظ رہتے، اگر مدیونی (مقروض) کی جائیداد ہی لی جاتی، (توکم از کم) مسلمان ہی کے پاس رہتی، یہ تو نہ ہوتا کہ مسلمان ننگے اور بنیے چنگے"[1]۔

---

(۱) "فتاوی رضویہ" رسالہ "تدبیرِ فلاح ونَجات واِصلاح" ۱۱/۶۰۱ ملتقطاً۔

واقعی اگر آج بھی اس اصول پر ہم کاربند ہو جائیں، تو کچھ بعید نہیں کہ کامیابی، کامرانی اور خوشحالی ہمارے قدم چوم لے، اور امتِ مسلمہ ایک بار پھر اپنی شان وشوکت اور دینِ اسلام کے نظامِ عدل ومُساوات کو بحال کرنے میں کامیاب ہو جائے۔

(۵) اُمّتِ مسلمہ کی نشاۃِ ثانیہ کے حوالے سے سب سے اَہم اور ضروری چیز، ایک مسلمان کی اسلامی تعلیم وتربیت ہے، ہمارے حکمرانوں کو چاہیے کہ وہ اپنے اپنے ممالک میں نظامِ تعلیم کو اسلامی بنیادوں پر اُستوار کریں، نصابِ تعلیم کو از سرِ نَو مرتّب کریں، مغربی اَفکار ونظریات کو خارج کیا جائے، اسے اسلامی تصوّرِ علم کے مُطابق بنایا جائے، اور اس سلسلے میں مزید رَہنمائی کے لیے علمائے کرام پر مُشتمل ایک بورڈ تشکیل دیا جائے، جو تمام مُروّجہ تعلیمی نصاب کا جائزہ لے کر سفارشات مرتّب کرے، اور غیر شرعی وغیر ضروری مواد کی نشاندہی کرے، اور پھر اسے نصاب سے خارج کرکے شرعی وضروری مواد شامل کیا جائے۔

(٦) اسلامی اَدوارِ حکومت کی سب سے بڑی پہچان اور انفرادیت، دینِ اسلام کا **نظامِ عدل ومُساوات** ہے، لہٰذا اُمتِ مسلمہ کی **نشاۃِ ثانیہ** کے حوالے سے کیے جانے والے اِقدامات میں سے ایک اِقدام یہ بھی ہونا چاہیے، کہ تمام اسلامی ممالک اپنی ملکی عدالتوں اور نظامِ قانون میں، قرآن وسنّت کے اَحکام کو پیشِ نظر رکھیں، شریعت کو سپریم لاء (Supreme Law) بنائیں، اور تمام ملکی قوانین اور آئین کو اس کے تابع کریں، نیز اسے صرف کاغذی کاروائی تک محدود نہ رکھا جائے، بلکہ اس پر عملدر آمد کو بھی یقینی بنایا جائے۔

(۷) حضراتِ محترم! اُمتِ مسلمہ اس وقت تک اپنے قدموں پر کھڑی نہیں ہو سکتی، جب تک وہ دعوت وارشاد کے فریضے کو اپنا اوڑھنا بچھونا نہ بنالے، عمومی وعظ ونصیحت کے ساتھ ساتھ جدید ذرائعِ ابلاغ کے ذریعے بھی، لوگوں کو نیکی کا حکم اور برائیوں سے بچنے کی تلقین کی جائے؛ تاکہ جو لوگ سستی، کاہلی یا اپنی کسی مصروفیت کے باعث دینی اجتماعات میں شرکت نہیں کرپاتے، انہیں بھی اسلامی تعلیمات سے آگاہی ہو، اور وہ ان پر دل وجان سے عمل پیرا ہو کر سچے پکے اور کامل مؤمن بن سکیں!۔

اُمّتِ مسلمہ کی نشاۃ ثانیہ میں علماء کی ذمہ داریاں

میرے محترم دوستو، بھائیو اور بزرگو! امّتِ مسلمہ کی عظمتِ رفتہ کی بحالی میں حکمرانوں کے بعد، سب سے اَہم کردار علمائے دین کا ہے، اگر علمائے دین اپنے منصب کے تقاضوں کو سمجھتے ہوئے، اپنی اس ذمہ داری کو ادا کریں تو وہ وقت دُور نہیں، کہ جب امّتِ مسلمہ اپنا کھویا ہوا وقار اور شان وعظمت بحال کرنے میں کامیاب ہو جائے گی! محراب ومنبر کی شکل میں علمائے دین کے پاس ایک ایسا مضبوط اور مؤثر پلیٹ فارم (Plat Form) موجود ہے، جو حاکمِ وقت کو بھی مُیسّر نہیں، اس پلیٹ فارم کے ذریعے لوگوں کے سوچنے سمجھنے کا انداز تبدیل کیا جا سکتا ہے، اُن کی دینی وسیاسی طور پر بہترین تربیت کی جا سکتی ہے، انہیں خوابِ غفلت سے بیدار کیا جا سکتا ہے، انہیں دینِ اسلام کو درپیش چیلنجز (Challenges) خطرات اور سازشوں سے بھرپور انداز میں آگاہ کیا جا سکتا ہے، انہیں نیکیوں کا حکم اور برائیوں سے بچنے کی تلقین کی جا سکتی ہے، انہیں باہم پیار ومحبت، اُخوّت وبھائی چارہ اور اتحاد واتفاق کے

ساتھ رہنے کا درس دیا جا سکتا ہے، انہیں حقیقی کامیابی و کامرانی اور ترقی و عروج سے متعلق، دینِ اسلام کا فلسفہ سمجھا کر ایک باعمل مسلمان بنایا جا سکتا ہے، لہٰذا ہر عالِمِ دین کو چاہیے کہ وہ اپنی ذمہ داری کا احساس کرے، اور اپنے منصب کے تقاضوں پر پورا اُترنے کی کوشش جاری رکھے!!۔

دعا

اے اللہ! اُمّتِ مسلمہ کی عظمتِ رفتہ اور شان و شوکت کو بحال فرما، اس کی نشاۃِ ثانیہ میں حائل تمام رکاوٹوں کو دُور فرما، ایک دوسرے کے دُکھ دَرد کو اپنا دُکھ دَرد سمجھنے کی توفیق عطا فرما، یہود و نصاریٰ کے ساتھ لین دین کرنے کے بجائے، اسلامی ممالک کے ساتھ باہمی تجارت کو فروغ دینے کی سوچ عطا فرما، مشکل وقت میں اپنے مسلمان بھائیوں کے کام آنے کی توفیق مَرحمت فرما!۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا۔ ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، اس میں سستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اخلاص کی دولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن و خوبی انجام دینے کی بھی توفیق عطا فرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

ہمیں ملک و قوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری

رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو شفایاب کردے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے رب! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، ہمارے فلسطینی وکشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، ہندوستان کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَكْ وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.